الباب الرابع: في أحكام يكثر دورها.

اضافت لفظية

اضافت لفظیہ اسے کہتے ہیں کہ مضاف صیغہ صفت ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

اضافت لفظية شروط:

1. مضاف اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں سے کوئی ایک ہو۔

ضَارِبُ زيدٍ (زید کو مارنے والا) ۔ضَارِبُ اسم فاعل صیغہ صفت مضاف ہے اپنے معمول(زيْدٌ) کی طرف جو کہ مفعول بہ بن رہا ہے۔

2. اسم صفت کے بعد فاعل، نائب فاعل یا مفعول بہ ہو۔

- حَسَنُ الوَجْهِ خوبصورت چہرے والا (چہرے کا خوبصورت)
- مَحْمُودُ العِلْمِ (تعریف کے قابل علم) (تعریف کیا گیا علم)
- حَمَّالَةُ الحَطَبِ (لکڑی کے گٹھے کو اٹھانے والی)

حَسَنُ صیغہ صفت مشبہ، **مَحْمُودٌ** اسم مفعول اور **حمَّالَةُ** اسم مبالغہ کے صیغے ہیں۔

لفظوں کے اعتبار سے **الوَجْهِ** ، **العلمِ** ، **الحَطَبِ** مضاف الیہ بن رہے ہیں۔

مگر معنی کے اعتبار سے **(الوجة)** فاعل، **(العلم)** نائب فاعل اور **(الحطب)** مفعول بہ بن رہے ہیں۔

﴿ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴾ (اللهب 4)

اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے ۔

حَمَّالَةَ حال واقع ہو رہا ہے وَامْرَأَةُ سے اور حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، چونکہ اضافت لفظی ہے اس وجہ سے معرفہ نہ ہوا، نکرہ ہی رہا۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

اضافت لفظية فائدة: و لا تفيد إلا تخفيفًا في اللفظ

:اضافت لفظیہ صرف تخفیف فی اللفظ یعنی کلمہ کو آسان بنانے کا فائدہ دیتی ہے اور معنی کے اعتبار سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر تخفیف فی اللفظ کی تین صورتیں ہیں۔

1. صرف مضاف میں تخفیف پیدا کی جائے۔ پھر یہ تخفیف یا تو حذف تنوین کے ذریعے ہو گی جیسے (ضَارِبُ زیدٍ) یہ اصل میں (ضَارِبٌ زیدًا) تھا۔ اضافت کی وجہ سے تنوین گر گئی تو (ضَارِبُ زیدٍ) ہوا۔

یا تخفیف نون تثنیہ اور نون جمع کے حذف کی صورت میں ہو گا جیسے (ضَارِبَا زیدٍ) اصل میں (ضَارِبَانِ زیدًا) تھا اور (ضَارِبُوا زیدٍ) اصل میں (ضَارِبُونَ زیدًا) تھا۔

2. یا تخفیف صرف مضاف الیہ میں ہو گی جیسے

- (القَائِم الغُلاَمِ) غلام کا کھڑا ہونا۔ کھڑا ہونے والا غلام اصل میں تھا۔ (القَائِم غلامُهُ) کھڑا ہونے والا اس کا غلام غلامُهُ مضاف کی وجہ سے ضمیر کو حذف کر دیا گیا اور القَائِم میں ضمیر مستتر مان لی گئی۔
- زیدُ القَائِمِ الغُلاَمِ زید جس کا غلام کھڑا ہونے والا
- اصل میں تھا۔ (زیدُ القَائِم غلامُهُ) زید اس کا غلام کھڑا ہونے والا

صفت بعض اوقات اپنے موصوف کی صفت بتا رہی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اپنے متعلق کی حالت بتا رہی ہوتی ہے۔

زیدُ کے مضاف ہونے سے پہلے القَائِم زیدُ کی صفت تھی۔ لیکن حالت بتا رہی تھی غلامُهُ کی اور غلامُ یہاں پر القَائِم کا فاعل بن رہا ہے۔ یہاں القَائِم صفت تو زیدُ کی ہے مگر کھڑا غلامُ کو بتا رہی ہے۔ جو زیدُ کا متعلق ہے۔

3. کبھی کبھار تخفیف مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں ہو گی جیسے (حَسَنُ الوَجْهِ) خوبصورت چہرے والا

یہ اصل تھا (حَسَنٌ وجهُهُ) خوبصورت ہے اسکا چہرہ

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

اضافت کی وجہ سے حسنٌ کی تنوین حذف ہوگئی اور وجهه مضاف الیہ سے بھی ضمیر کو حذف کرکے اس کے عوض میں اس پر الف لام تعریف لے آئے تو(حَسَنُ الْوَجْہِ) بن گیا۔

إضافة الموصوف إلى صفته:

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ﴾ (56:95)

یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے۔

حق اور یقین مترادف (ہم معنی) الفاظ ہیں ایسے مترادف الفاظ کی اضافت کو اضافة المترادفين کہتے ہیں۔(دو ہم معنی الفاظ کی اضافت) اور یہ مبالغہ کے لئے آتی ہے۔جیسے کہتے ہیں کہ هذا يقين اليقين وصواب الصواب بمعنی نہایت ہی یقینی۔نہایت ہی نیک کام نہایت ہی درست اور درست بات۔(روح المعانی)

کسی شے کی اضافت اپنی ہی طرف (دونوں الفاظ کے اختلاف کے باوجود) عربی کا اسلوب ہے قرآن مجید اور عربی کلام میں اکثر مستعمل ہے۔مثلاً قرآن مجید میں ہے من حبل الوريد۔کہ حبل اور الوريد ہم معنی ہیں۔(اضواء البیان)

آیت کا مطلب ہے کہ : تحقیق یہ (مذکورہ بالا بیان) یقینا صحیح یعنی حق الیقین ہے۔
اور معنی میں یقین حق کے لیے صفت ہے، کیونکہ اس میں اصل یقین کی حقیقت ہے،اور اسم صفت ہے،اس لیے اضافت ہے منعوت کی نعت کیطرف۔یقین کی اصل یہ ہے کہ یہ حق کی نعت ہو تو منعوت کو مجازاً نعت کی طرف مضاف کیا گیا ہے

اضافت لفظیۃ وجہ تسمیہ:

اضافت لفظیہ کو لفظیہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس سے صرف لفظ میں تخفیف آتی ہے یعنی اسم منون ہو تو تنوین گر جاتی ہے،اور نون تثنیہ اور نون جمع ہوں تو وہ گر جاتے ہیں اور کلمہ خفیف ہو جاتا ہے۔

چونکہ اضافت معنویہ کے دو فائدے ہوگئے اور لفظیہ کا ایک تو اضافت معنویہ کو ایک برتری حاصل ہوگئی۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

اضافت لفظیۃ کی تعریف پر تفریحات (پہلو Aspects)

اضافت لفظیہ معنی کے اعتبار سے انفصال میں ہے یعنی بظاہر تو مضاف مضاف الیہ کا اتصال ہے، لیکن حقیقت میں انفصال ہے۔ کیونکہ مضاف الیہ باعتبار معنی کے فاعل، مفعول بن رہا ہوتا ہے۔ حقیقت میں مجرور نہیں ہوتا۔

- اضافت لفظیہ تخفیف کا فائدہ دیتی ہے تو مفہوم مخالف کے طور پر اس سے یہ بات معلوم ہو رہی تھی کہ اضافت لفظیہ تعریف اور تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی،
- تو یہ دو باتیں ہو گئیں۔ ایک یہ کہ اضافت لفظیہ تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔ دوسری یہ کہ اضافت لفظیہ تخصیص اور تعریف کا فائدہ نہیں دیتی۔

﴿ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ﴾ (46:,24)

پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو دیکھا بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف بڑھتے ہوئے تو انہوں نے کہا: یہ تو بادل ہے جو ہم کو سیراب کرنے والا ہے نہیں!۔

- **مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ** اور **مُّمْطِرُ** ہر دو میں اضافت لفظیہ ہے (روح المعانی، بیضاوی) اضافت مجازیہ غیر معرفہ ہے (کشاف)

مُّسْتَقْبِلَ اور **مُّمْطِرُ** کی اضافت مجازی اضافت ہے۔ معرفہ بنانے والی نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دونوں مضاف تو معرفہ کی طرف ہیں مگر صفت **عَارِضًا** / **عَارِضٌ** نکرہ کی بن رہے ہیں۔

یہاں **مُّمْطِرُ** صیغہ صفت (اسم فاعل) ہے اسکے اندر ھو ضمیر اسکا فاعل اور آگے **نا** ضمیر اسکا معمول (مفعول بہ) ہے صیغہ صفت کی اپنے معمول کی طرف اضافت کر دیتے ہیں تا کہ صیغہ صفت پر سے تنوین ختم کی جا سکے اور بولنے میں آسانی ہو۔ پس **مُّمْطِرُ** کی **نا** کی طرف اضافت لفظی اضافت ہو گی جس کی وجہ سے **مُّمْطِرُ** اگرچہ معرفہ ضمیر (نا) کی طرف مضاف ہے مگر پھر بھی نکرہ ہے اب نکرہ ہو کر ہی پیچھے **عَارِضٌ** (بادل) کی صفت بن سکتا ہے جو کہ خود نکرہ ہے

معرفہ نہ بننے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ اصلی اضافت نہیں ہوتی بلکہ صرف تخفیف کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

﴿ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ ﴾ (5:95)

اسی طرح کا ایک چوپایہ جیسا کہ اس نے قتل کیا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے یہ نذر کی حیثیت سے خانہ کعبہ تک پہنچایا جائے۔

هَدْيًا یہ **يَحْكُمُ بِهٖ** کی ضمیر سے حال ہے تقدیر عبارت یہ ہے **يَحْكُمُ بِهٖ فِي حالُ الهدى** ہونے کی حالت میں وہ اس کا فیصلہ کریں۔**بٰلِغَ الْكَعْبَةِ** یہ **هَدْيًا** کی صفت ہے کیونکہ اس کی اضافت غیر حقیقی ہے۔اوراس کا معنی اس کا کعبہ میں پہنچنا۔تاکہ حرم میں ذبح کیا جائے۔باقی صدقہ تو جہاں چاہے کیا جاسکتا ہےاور امام شافعی (رح) کے ہاں صدقہ بھی حرم میں ہی ہوگا۔اگر شکار کی قیمت اس قدر ہو کہ اس سے کوئی ہدی کا جانور خریدا جاسکے تو اسے خرید کر حدود حرم میں ذبح کر دیا جائے۔

نوٹ: صفت کی اضافت مندرجہ ذیل صورتوں میں معنوی ہوگی۔

1. اگر مضاف الیہ فاعل،نائب فاعل یا مفعول نہ ہو تو اضافت معنوی ہوگی جیسے رَفِيقُ المدرسةِ مدرسہ کا ساتھی۔
2. اسم فاعل،اسم مفعول معنی حال یا مستقبل کا دیں تو اضافت لفظی ہوگی اور جب معنی ماضی کا ہو یا عموم (دوام) کے ہو تو اضافت معنوی ہوگی البتہ صفت مشبہ ہوتی ہی دوام کے لئے ہے۔

الإضافة غير محضة، لأن اسم الفاعل بمعنى الاستقبال:

﴿ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾ (2:46)

جنہیں یہ یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور (جنہیں یہ یقین ہے کہ) بالآخر انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ملاقوا اسم فاعل جمع مذکر مضاف،ربھم مضاف مضاف الیہ (اضافت کی وجہ سے ملاقون کا نون جمع گر گیا ہے)

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ: اپنے رب کو پہنچنے والے،اپنے رب کو پانے والے۔

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

حال والإضافة غير محضة:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ (4:97)

یقیناوہ لوگ کہ جن کو فرشتے اس حال میں قبض کریں گے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۔اصل میں ظالمين تھا۔اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (اس حال میں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں) یہ تَوَفّٰىهُمُ کی ضمیر مفعولی سے حال ہے۔

یعنی اس حالت میں کہ وہ اپنے نفسوں پر کفر والا، ترک ہجرت والا ظلم کرنے والے ہیں۔

الإضافة محضة، لأن الإبداع لهما ماض:

﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (2:117)

وہ نیا پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا

بَدِيْعُ صفة مشبّهة تدلّ على الثبوت بروزن (فعيل) بمعنى مبدع- موجد- نیا نکالنے والا۔ نئ طرح بنانے والا

﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ﴾ (40:,2,3)

گناہوں کا بخشنے والا، توبہ کو قبول کرنے والا

اضافت معنوی ہے اور عموم زمانہ کے معنی پائے جاتے ہیں اور یہ تمام اسم الجلالہ کے لئے صفات دائمہ ہیں اس لئے یہ معرفہ کی صفت واقع ہوئیں۔

3. جب مضاف باضافت لفظیہ کو معرفہ کی صفت بنائیں تو مضاف پر الف لام داخل کرتے ہیں جیسے

﴿وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ﴾ (22:35)

اور ان کو جو بھی تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنے والے اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

"جاءَ زَيْدٌ الحسنُ الوجهِ" وہ زید آیا جسکا چہرہ خوبصورت ہے (چہرے کی خوبصورتی والا زید آیا)

رایتُ الرجلَ الجميلَ الخطِّ. میں نے خوبصورت لکھائی والا آدمی دیکھا۔ (میں نے لکھائی کی خوبصورتی والا آدمی دیکھا۔)

اسم حقیقی اور اسم حکمی سے مراد:

مضاف الیہ اسم حقیقی یا حکمی ہے۔

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ (5:119)

اللہ فرمائے گا یہ آج کا دن وہ ہے جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ پہنچائے گی۔

﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ﴾ (78:18)

جس دن پھونکا جائے گا صور میں۔

<يَومُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ> اور <يَومَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ> میں "يَنْفَعُ" اور "يُنْفَخُ"، جو مضاف الیہ بن رہے ہیں، باوجود اس کے کہ یہ دونوں فعل ہیں پھر بھی حکمی کی قید میں داخل ہو جائیں گے؛ کیونکہ "يَنْفَعُ" اور "يُنفَخُ" اگرچہ لفظی طور پر فعل ہیں لیکن حکمی طور پر یہ اسم ہیں لہذا ان کو مصدر کی تاویل لیکر آیتوں کی عبارت یوں بن جائیگی:

(يَوْمُ نَفعِ الصَّادِقِينَ) سچوں کے فائدہ کا دن اور (يَوْمَ النَّفخِ فِي الصُّوَرِ) صور میں پھونکنے کا دن

Lughatul Quran

www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani